بھانت بھانت کی بولیاں۔ اتنے میں ایک بڑے میاں بھیڑ چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور اس آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے ماجرا پوچھا۔ اس نے ان بھولی دیویوں کی ساری داستان کہہ سنائی بابا جی کہنے لگے میرا ماتھا تو اسی دن ٹھنکا تھا جب دو ماہ پیشتر یہ غلام احمد زادیاں تمہارے پاس آئی تھیں۔ ان کے برقعے اور ان کی پُراسرار رفتار، آمدورفت، چار آدمیوں کا ان کے ساتھ خفیہ انداز سے ہونا مجھے کھٹکا تھا مگر میں نے اس لئے دخل دینا مناسب نہ سمجھا کہ شاید یہ تمہاری کچھ لگتی ہوں۔ بھئی یہ تو مرزائی ہیں اور مرزا غلام احمد کو نبی مانتی ہیں پوری دنیا میں یہ طبقہ بڑا نامراد ہے۔

یہ تو مرتد ہیں۔

خاموش مُبلغ

(محلہ سادات، دہلی گیٹ ملتان)

آئینۂ حدیث میں اپنا چہرہ؟

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

* جو قوم خائن (بددیانت) ہو جاتی ہے اس میں بزدلی جڑ پکڑ لیتی ہے۔
* جس قوم میں زنا (بدکاری) رواج پا جائے اس کی نسل کشی (غیرت فنا) ہو جاتی ہے۔ (اولادِ بے بنیاد۔ حرامی کہلاتی ہے)
* جو قوم ناپ تول میں کمی کی مرتکب ہوتی ہے اس پر گرانی (کمر توڑ مہنگائی) کا عذاب نازل ہوتا ہے۔
* جو قوم ناحق فیصلوں پر ڈٹ جائے اس میں خون خرابہ (دہشت گردی) کا دور دورہ ہوتا ہے۔
* جو قوم بدعہد ہو جاتی ہے اس پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے (محکومی و درماندگی اور غلامی اس کا مقدر بن جاتی ہے)

خود عمل تیرا ہے چارہ گر تیری تقدیر کا
شکوہ کرنا ہے تو کر اپنا مقدر کا نہ کر

(اکبر الہ آبادی)

ہمایوں سلطان

خاندان رسول مقبول ﷺ (ایک اہم پہلو)

۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ کے جنگ (کراچی) کی خصوصی اشاعت میں سیدہ یاسمین زیدی صاحبہ کی تحریر (خاندان رسول مقبول ﷺ) شائع ہوا۔ اس میں کچھ باتیں ایسی ہیں کہ ضرورت ہے کہ عام مسلمان جسکی صحیح تاریخ اور عقائد کے بارے میں معلومات کم ہی ہوتی ہیں اور وہ ان ہی اخباری تحریروں کا اثر زیادہ لیتا ہے۔ اسکا ذہن صاف کیا جائے اور صحیح بات اس تک پہنچائی جائے۔

۱۔ محترمہ نے حضور ﷺ کے دودھ شریک بہن بھائیوں کی جو فہرست دی ہے وہ یا تو انہوں نے غلطی سے یا پھر مخصوص عقائد کی اندھی تقلید میں دودھ شریک بھائی کی حیثیت سے حضرت علیؓ کا اسم گرامی بھی شامل کر دیا ہے۔ اب علماء اس پر توجہ فرمائیں کہ کیا رضاعی بھائی داماد بن سکتا ہے؟ یا رضاعی چچا شوہر بن سکتا ہے؟ یا پھر دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے اگر حضرت علیؓ آپ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے تو پھر داماد نہیں تھے۔ لیکن آپؓ داماد رسول اکرم ﷺ تھے اس لئے رضاعی بھائی نہیں ہوسکتے۔

۲۔ محترمہ نے پورے مضمون میں مختلف رشتوں میں بارہ نسلوں تک تمام ناموں کے بعد ہر بار (رضی اللہ عنہم) یا (رضی اللہ عنہن) لکھا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کے تمام مستند علما کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرے انبیاء اور رسل کے لئے علیہ السلام۔ صحابہ کرام کے لئے (رضی اللہ تعالی عنہم) اور رحمتہ اللہ علیہ انکے بعد کے مسلمان بزرگوں کے انتقال کے بعد ان کے نام کے ساتھ لکھا یا بولا جاتا ہے۔ لہذا رضی اللہ عنہم صرف صحابہ کرام کے لئے مخصوص ہے۔ انکے علاوہ دوسرے لوگوں کے ساتھ لکھنا مناسب نہیں ہے۔

۳۔ تیسری بات یہ ہے کہ محترمہ نے لکھا ہے کہ سیدہ فاطمہؓ کے سوا حضور اکرم ﷺ کی دیگر بنات کی اولاد کا سلسلہ نہیں چلا اور یہ بات بڑی شدت کے ساتھ ہمارے ملک میں دھرائی جاتی ہے اور بیشتر لوگوں کا اپنی کم علمی کی وجہ سے یہی معاملہ ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہر مسلمان کو حضور اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہراتؓ، اولاد اور انکی اولاد کے بارے میں صحیح معلومات حاصل ہوں اور جیسا کہ خود محترمہ نے اپنا مضمون شروع ہی قرآن اور حدیث کے حوالے سے کیا ہے کہ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ میں تم سے اور کچھ نہیں مانگتا سوائے قرابت کی محبت کے (القرآن)۔ تمام رشتے ناطے قیامت کے دن ٹوٹ جائیں گے سوائے میرے رشتے ناطوں اور سسرال کے تعلق کے (الحدیث)

اب خود سوچئیے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ ہم آپ ﷺ کے کچھ رشتے داروں کو لے لیں اور کچھ کو چھوڑ دیں۔ سوچئیے کہ کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس بات سے خوش ہوگا؟